یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

اُردو ترجمہ

# حیات القلوب

جلد سوم

## در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۷، لاہور ۸

ہوتا ہے (اُسکے بجائے) دوسرا ستارہ طلوع ہو جاتا ہے۔ اس طرح جو امام ہم اہلبیت میں سے دنیا سے رحلت کرتا ہے اس کے بعد دوسرا امامت کے ساتھ موجود ہو جاتا ہے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے اس خطبہ میں جو مسجد کوفہ میں پڑھا فرمایا کہ خداوندا بے شبہ تیری زمین ایک حجت کی محتاج ہے جو تیری طرف سے خلق پر ہو اور تیرے دین کی طرف ان کی ہدایت کرے اور تیرا علم ان کو سکھائے تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے فرمانبردار اور دوست ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں۔ اس کے بعد وہ حجت یا امام ظاہر ہوگا جس کی لوگ اطاعت کریں گے یا پوشیدہ ہوگا جس کے ظہور کا انتظار کریں گے۔ اگرچہ حکومت باطل کے زمانہ میں وہ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوگا مگر اس کا علم اور اس کی رائے مومنوں کے دلوں میں ثابت و برقرار ہوگی جس پر لوگ اس کے ظاہر ہونے تک عمل کریں گے اور انہی چیزوں سے مانوس رہیں گے جن کے سبب جھٹلانے والوں کو ان سے وحشت ہوتی ہے اور گمراہوں کی جماعت ان سے انکار کرتی ہے۔

بصائر الدرجات میں بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے انہی حضرت سے پوچھا کہ کیا بیک وقت زمین میں دو امام ہو سکتے ہیں۔ فرمایا نہیں مگر اس صورت سے کہ ایک خاموش رہے اور دوسرا امام اس سے پہلے امامت کا دعوےٰ کرے اور اس کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد وہ امام ہو[1]

## دوسری فصل

اس بیان میں کہ امام کو تمام گناہوں سے معصوم ہونا چاہیئے۔ واضح ہو کہ علمائے امامیہ کا اس پر اجماع ہے کہ امام اوّل عمر سے آخر تک تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے معصوم ہوتا ہے۔ وہ کوئی گناہ نہ عمداً کرتا ہے نہ سہواً۔ اور اس بارے میں سوائے ابن بابویہ اور ان کے استاد محمد بن الحسن رحمہم اللہ کے کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے۔ ان حضرات نے تجویز کی ہے کہ احکام خدا و تبلیغ رسالت کے علاوہ دوسرے معاملات میں جائز ہے کہ ان سے کسی مصلحت کی وجہ سے سہو ہو جائے۔ مثلاً نماز اور تمام عبادتوں میں سہو جائز ہے لیکن احکام و تبلیغ رسالت کے بیان میں کسی قسم کا سہو جائز نہیں جانتے اور تمام اسلامی فرقے اسمٰعیلیہ کے سوا عصمت کو شرط نہیں

---

[1] جو مولف فرماتے ہیں کہ وصیت کے اتصال کے بارے میں آدم سے آخر اوصیا تک اس کتاب کی پہلی جلد میں بیان کیا جا چکا ہے جس کا اعادہ طوالت کا باعث ہے۔ ۱۲

جانتے۔ مذہب امامیہ کے مطابق عقلی و نقلی دلیلیں بہت ہیں۔ ان میں سے بعض جلد اوّل میں بیان ہو چکیں اور اس بارے میں چند عقلی دلیلیں ہم پھر بیان کرتے ہیں۔

**پہلی دلیل:۔** یہ کہ نصب امام کا مقتضا یہ ہے کہ رعایا سے خطا جائز ہے تو کوئی ایسا ہو کہ خطا سے انکو محفوظ رکھے۔ تو اگر اُس سے بھی خطا ممکن ہو تو وہ بھی کسی دوسرے امام کا محتاج ہوگا۔ لہٰذا یا تو تسلسل لازم آئے گا اور وہ محال ہے یا آخر میں ایک ایسے امام تک نوبت آئے گی۔ جس کے لئے خطا جائز نہ ہو تو پھر وہی امام ہوگا۔

**دوسری دلیل:۔** امام شریعت کا محافظ ہے کیونکہ قرآن میں احکام شریعت کی تفصیل نہیں ہے۔ اسی طرح سُنّت و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام احکام شرع معلوم نہیں ہوتے اور نہ اُمّت کے اجماع سے معلوم ہوسکتے ہیں کیونکہ جس اجماع میں معصوم موجود نہ ہو تو جب ہر ایک سے خطا ممکن ہے تو خطا کاروں کی پوری جماعت سے بھی خطا ممکن ہے اور قیاس سے بھی معلوم نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ دلیلوں سے اصول میں اس کے ذریعہ سے عمل کا باطل ہونا ثابت ہو چکا ہے اور اگر مان بھی لیا جائے۔ تب بھی اس کا تمام احکام شرع کا محافظ ہونا ممکن نہیں نہ برأت اصلیہ کا کیونکہ اگر اس پر عمل ہوسکتا تو پیغمبروں کا مبعوث ہونا ضروری نہ تھا لہٰذا بغیر امام کے حافظ شریعت نہیں ہوسکتا۔ اور اگر اس سے خطا جائز ہو تو عبادات و تکالیف الٰہی میں اس کے قول پر اعتماد نہیں ہوسکتا اور یہ امر غرض تکلیف یعنی احکامِ الٰہی کی اطاعت کے خلاف ہے۔

**تیسری دلیل:۔** یہ کہ اگر اس سے خطا واقع ہو تو واجب ہوگا کہ لوگ اس سے انکار کریں۔ اور یہ اسکی اطاعت کے واجب ہونے کے خلاف ہے جس کا حکم خدا نے دیا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ واُولی الامر منکم (پ۵ سورہ النساء آیت ۵۹) یعنی اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اور اولی الامر کی جو تم میں ہوں نیز اگر وہ معصوم نہ ہو تو ہوسکتا ہے کہ گناہ کا حکم دے اور اطاعت سے منع کرے اور رعایا پر واجب ہوگا کہ اس کے حکم کی اطاعت کریں اور معصیت میں اطاعت واجب ہونے سے یہ امر لازم آئے گا کہ ایک ہی فعل ایک طرف سے عبادت اور دوسری طرف سے معصیت ہو اور یہ امر محال ہے۔

**چوتھی دلیل:۔** یہ کہ اگر گناہ اس سے سرزد ہو تو نصب امام کی غرض یعنی اُمّت کی فرمانبرداری اور اس کے اقوال و افعال کی اطاعت باطل ہو جائے گی اور یہ نصب امام کے منافی ہے۔ مختصر یہ کہ تمام دلائل عقلیہ کا اس کتاب میں جمع کرنا ممکن نہیں اور جو کچھ اس کتاب کی ابتدا میں اور اس جگہ مذکور